اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَ كَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

(حٰمٓ السجدہ:33)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

نماز دین اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے، اور اس کے لئے دن میں پانچ دفعہ اذان کی صورت میں پکارا جاتا ہے۔آج اسی آذان سے متعلّقہ کچھ باتیں آپ کی خدمت میں پیش کی جائیں گی۔ اذان کا لغوی معنی ہے اعلان کرنا اصطلاح میں آذان چند مخصوص کلمات کا نام ہے۔ جنکے ذریعے لوگوں کو نماز کیلئے بلایا جاتا ہے۔

اذان کی ابتداء:

شروع شروع میں چونکہ صحابہ کرامؓ کی تعداد تھوڑی تھی، اس لئے با جماعت نماز کیلئے وقت معینہ پر جمع ہونے میں کوئی دقت نہیں ہوتی تھی۔ البتہ جب صحابہ کرامؓ کی تعداد بڑھ گئی تو وقت معینہ پر لوگوں کو باجماعت نماز کیلئے بلانے کے اہتمام کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ نبی علیہ الصلوۃ والسّلام اس سلسلے میں فکر مند تھے۔اسی فکر کے تحت صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا کہ نماز کیلئے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے۔کسی نے کہا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے، جو اس کو دیکھے گا وہ دوسرے کو خبر دے گا۔لیکن یہ تجویز آپ کو پسند نہ آئی۔کسی نے کہا ایک نرسنگھا بنوا لیجئے جیسا کہ یہود یوں کے ہاں ہوتا ہے۔آپ نے اس کو بھی پسند نہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے۔پھر آپ کے سامنے ناقوس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ نصاریٰ کا طریقہ۔اسی غور وفکر میں مجلس ختم ہوئی۔عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں وہ گھر واپس

آئے لیکن وہ اس فکر میں رہے جس میں رسول اللہ ﷺ تھے۔ ان کی اس فکر کی وجہ سے خواب میں انہیں اذان سکھا دی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ اگلے دن صبح کو انہوں نے نبی علیہ الصلوۃ والسّلام کو خواب سے باخبر کیا اور کہا، یا رسول اللہ! میں خواب اور بیداری کی حالت میں تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے مجھے اذان سکھا دی۔ راوی کہتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اس سے پہلے اذان کو خواب میں دیکھ چکے تھے۔ مگر وہ چھپائے رہے اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بیس دن بعد خواب نبی علیہ السّلام کے سامنے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا تمہیں بیان کرنے سے کس چیز نے روکے رکھا تھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پہلے خواب بیان کر دیا۔ اس لئے بعد میں بیان کرنے میں مجھے شرم محسوس ہوئی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال! اٹھو اور جس طرح عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بتاتے جائیں۔ تم اسی طرح کرتے جاؤ لہٰذا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ یوں اذان کی ابتدا ہوئی۔

بارگاہِ نبوت کے چار مؤذن:

بارگاہِ نبوت میں چار حضرات نے مؤذن ہونے کا رتبہ پایا۔

(۱)......ایک حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے، ان کے بارے میں بہت سی باتیں معروف ہیں۔

(۲)......دوسرے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ایک مرتبہ وہ لڑکپن کی عمر میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی نقل اتار کر لڑکوں کو ہنسا رہے تھے۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ان کے قریب سے گزرے۔ آپ ﷺ نے ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو پاس بلایا۔ چھوٹے بچے تو ڈر کے مارے بھاگ گئے اور یہ کھڑے رہے۔ نبی علیہ السّلام نے قریب آکر ان کو بالوں سے پکڑ لیا اور فرمایا، ابو محذورہ! تو جو کہہ رہا تھا اب پھر کہہ۔ انہوں نے پہلے تو تھوڑا سا تامل کیا لیکن جب دیکھا کہ بال پکڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں تو انہوں نے اذان کے الفاظ کہنے شروع کر دیئے۔ جب انہوں نے اذان مکمّل کر لی تو نبی علیہ السّلام نے

وہ بال چھوڑے اور فرمایا، جاؤ۔ لیکن وہ عرض کرنے لگے، اے اللہ کے نبی ﷺ! اب میں کہاں جاؤں، جہاں آپ جائیں گے ابومحذورہ بھی وہاں جائے گا۔ سبحان اللہ۔

یہاں سے علماء نے ایک مسئلہ نکالا کہ اگر کوئی کافر اپنے ارادے سے اذان دے دے تو اس کے مسلمان ہونے کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔ علمائے کرام اسی طرح قرآن وحدیث کی باتوں میں سے مسائل اخذ کرتے ہیں۔ اسی کو تفقہ کہتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ فقہاء مسائل کے جواب بناتے نہیں بلکہ مسائل کے جواب بتاتے ہیں۔ بنانا تو اس چیز کو پڑتا ہے جو پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن وحدیث کے اندر پہلے سے ہی مسائل کے جواب موجود ہوتے ہیں، فقہاء عوام الناس کو وہ جواب بتا کر ان کی پریشانیوں کا ازالہ کرتے ہیں۔ گویا وہ جوابات قرآن وحدیث کے اندر موتیوں کی طرح لپٹے ہوئے ہوتے ہیں اور فقہائے امت غوطہ لگا کر ان موتیوں کو نکال دیتے ہیں۔ اسی لئے ابن داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ امت پر یہ بات فرض ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا کیا کرے، کیوں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں اصول فقہ کو متعیّن کر کے اور چھ لاکھ مسائل کو اکٹھا کر کے امت کے لئے عمل کا راستہ آسان کر دیا۔

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی محبّت رسول ﷺ کا یہ عالم تھا کہ ان کے جن بالوں کو نبی علیہ السّلام نے پکڑا تھا یہ ان بالوں کو کٹوایا نہیں کرتے تھے۔ وہ فرماتے تھے کہ ان بالوں کو میرے محبوب ﷺ نے تھاما تھا اس لئے یہ یادگار رہیں، لہٰذا میں ان کو پوری زندگی نہیں کٹواؤں گا۔

(۳)...... بارگاہِ نبوت کے تیسرے مؤذن حضرت سعد بن قرظ رضی اللہ عنہ تھے اور

(۴)...... چوتھے مؤذن حضرت عمر بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تھے۔

عظمتِ الٰہی کا پرچار:

اذان کے ذریعے اللہ رب العزت کی عظمت بیان کی جاتی ہے۔آپ غور کیجئے کہ اذان میں چار مرتبہ کہا گیا......اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر.....اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کے پیچھے ایک حکمت ہے۔علماء نے لکھا ہے کہ یہ کائنات چار عناصر سے مل کر بنی ہے......آگ، پانی ، ہوا اور مٹی......آج کے دور میں ان کو عناصر کی بجائے اجزاء کہنا چاہیے۔ان اجزاء میں سے ہر ہر جزو کی اپنی طاقت ہے۔

(۱) آگ کی طاقت

پہلا جزو آگ ہے، اس کی اپنی ایک طاقت ہے۔ جب یہ جنگلوں میں لگ کر پھیلتی ہے تو پھر انسان اس کے سامنے بے بس ہو جاتا ہے۔مثال کے طور پر......

☆...... امریکہ کے جنگلوں میں جب آگ لگتی ہے تو دو دو مہینے تک وہ آگ جلتی رہتی ہے اور کوئی اسے بجھا نہیں سکتا۔

☆......ہمارے ایک دوست فضائی سفر کر رہے تھے۔سمندر کے اوپر سے گزرتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ نیچے آگ کے بڑے بڑے شعلے تھے۔وہ بڑے حیران ہوئے کہ آگ کہاں سے آ گئی۔انہوں نے سٹاف سے پوچھا۔سٹاف نے کہا کہ کیپٹن سے پوچھ کر آتے ہیں۔ جب کیپٹن سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہاں سمندر کے اندر تیل کے پٹرول کا چشمہ ہے اور اس کے اوپر اس کی گیس ہے۔ایک مرتبہ اس پر آسمانی بجلی گری اور اسے آگ لگ گئی۔اب نیچے سے پٹرول سپلائی ہو رہا ہے اور اوپر سے آگ لگی ہوئی ہے۔اسے اب اللہ ہی بجھائے گا کیونکہ یہ بندوں کے بس کی بات نہیں ہے۔

☆......ہم لوگ قزاقستان میں سفر کر رہے تھے۔ایک جگہ سے گزرتے ہوئے ہم نے آگ کا ایک شعلہ

دیکھا جو ہمارے حساب سے کئی فرلانگ اونچا تھا۔بس یوں لگتا تھا جیسے آگ کا ایک کالم (ستون) ہے۔ ہم نے آگ کا اتنا بڑا کالم اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا۔میں نے ساتھ والے سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے۔اس نے کہا جی یہاں تیل کا کنواں کھودا گیا تھا۔جب بالکل آخری مراحل میں تھا تو اس میں کسی ٹیکنیکل فالٹ (فنی خرابی) کی وجہ سے آگ لگ گئی۔اب نیچے سے پریشر سے تیل آرہا ہے اور اس کو آگ لگی ہوئی ہے۔دو سال تک رشیا کی سپر پاور اس کو بجھانے کی کوشش کر رہی، بالآخر دو سال کے بعد تھک ہار کر انہوں نے پوری دنیا میں اعلان کروا دیا کہ اگر دنیا کا کوئی ملک اس آگ کو بجھانے میں مدد دے گا تو آگ بجھنے کے بعد جتنا تیل نکلے گا ہم اسے آدھا آدھا کر لیں گے۔لیکن آج تک دنیا کا کوئی ملک اس کو نہیں بجھا سکا۔

(۲) پانی کی طاقت

دوسرا جزو پانی ہے۔اس کی اپنی ایک طاقت ہے اور اس اپنی مخلوق ہے۔اس کے اندر بڑی بڑی مچھلیاں ہوتی ہیں۔نیویارک کے ایک Aquarium (مچھلی گھر) میں لکھا ہوا ہے کہ ایک وہیل مچھلی جب پیدا ہوتی ہے تو ہر دن میں اس کا وزن ایک سو کلو گرام کے حساب سے بڑھ رہا ہوتا ہے......سمندر میں اتنی بڑی بڑی مچھلیاں ہوتی ہیں کہ کئی مرتبہ چھوٹے جہاز مچھلیوں کے اوپر لنگر انداز ہو جاتے تھے......سمندر کے اندر ایک عجیب ہی جہان ہے۔اس عاجز کو سمندر کے اندر سیر کرنے کا موقع ملا۔ایسے لگتا ہے کہ جتنے عجوبے زمین کے اوپر ہیں شاید اس سے زیادہ عجائب زمین سے نیچے ہیں۔

پانی کی طاقت بھی اپنی ہے۔مثال کے طور پر......

☆......جب چاند کی چودہ تاریخ ہوتی ہے تو اس وقت سمندر میں سب سے زیادہ ہائی ٹائیڈ ہوتا ہے۔ ہائی ٹائیڈ کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت سمندر کے پانی کی لہریں بہت زیادہ اونچی ہو جاتی ہیں۔اس وقت

یہ ہوتا ہے کہ جب لہر آتی ہے اور جہاز اس کے سامنے ہوتا ہے تو وہ جہاز اسکے ساتھ ہی ۴۵ سے ۶۰ درجے زاویے پر جھک جاتا ہے اور جب لہر گزر جاتی ہے تو پھر جہاز سیدھا ہو جاتا ہے، گویا پورا جہاز ۴۵، ۶۰ ڈگری کے زاویے پر مسلسل جھول رہا ہوتا ہے۔اس وقت بڑے بڑے جہاز بھی رک جاتے ہیں اور لہروں کے نارمل ہونے کا انتظار کرتے ہیں۔

☆......سائنسدانوں نے لکھا ہے کہ اگر ہائی ٹائیڈ ۶۰ کے زاویے سے نیچے نیچے رہے تو جہاز دوبارہ سیدھا ہو جاتا ہے اور اگر ۶۰ کے زاویے سے اوپر کی ٹائیڈ آجائے تو جہاز الٹ جاتا ہے اور جہاز میں سوار تمام افراد سمندر کے اندر چلے جاتے ہیں......جب ہائی ٹائیڈ کی وجہ سے جہاز یوں کر رہا ہو اور چاروں طرف لہریں ہی لہریں ہوں تو اس وقت کا فر اور مشرک بھی دل کی گہرائیوں کے ساتھ بڑے خلوص سے اللہ ہی کو پکار کر کہتے ہیں کہ اے اللہ! اب تو ہی جان بچانے والا ہے۔سبحان اللہ۔

☆......دنیا کہتی تھی کہ ہم نے ٹائی ٹینک جہاز بنالیا ہے جو ڈوب ہی نہیں سکتا۔ جسے وہ نا قابل تسخیر کہہ رہے تھے اللہ رب العزت نے نہ صرف اسے بیچ سمندر کے ڈبو کے دکھایا بلکہ دو ٹکڑے بھی کر دیا۔ یوں اللہ رب العزت نے ان کے دعووں کو توڑ کر رکھ دیا......تو سمندر کی طاقت کا اندازہ اس بندے کو ہوتا ہے جس کو سمندر میں Travel (سفر) کرنے کا موقع ملا ہو یا اس نے ہائی ٹائیڈ کا کچھ تھوڑا سا منظر دیکھا ہو

☆......جب سیلاب آتا ہے تو شہروں کے شہر برباد ہو جاتے ہیں۔حضرت نوح علیہ السّلام کے وقت میں جو سیلاب آیا تھا اس نے روئے زمین کے تمام مکانات کو منہدم کر دیا تھا۔

(۳) ہوا کی طاقت

کائنات کے اجزائے ترکیبی میں سے تیسرا جزو ''ہوا'' ہے۔اس کی بھی اپنی ایک طاقت ہے۔ چند مثالوں پر غور کیجئے۔......

☆......قوم عاد پر ہوا کا عذاب آیا تھا۔ ایمان والوں کو محسوس ہوتا تھا کہ خوشگوار ہوا چل رہی ہے اور کفار کے لئے وہی ہوا اتنی سخت تھی کہ ان کو اس طرح ہوا کے تھپیڑے لگتے تھے کہ وہ زمین پر آ کر گرتے تھے۔ اگلے دن ان کی لاشیں زمین پر بکھری پڑی تھیں۔ قرآن عظیم الشان میں ہے کہ

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ (الحآقّہ:7) جیسا کہ وہ تنے ہیں کھجور کے کھوکھلے۔

تفاسیر میں ان کے قد وقامت اور طاقت کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کے قد ساٹھ ہاتھ تک لمبے ہوتے تھے اور ان کی چھاتیوں کی چوڑائی تیس فٹ تک ہوتی تھی۔ قرآن مجید میں آیا ہے کہ

وَ تَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا (الشعرآء:149) اور وہ پہاڑوں کو کھود کر گھر بناتے تھے۔

اور کہتے تھے کہ

مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً (حٰمٓ السجدہ:15) کون ہے ہم سے زیادہ طاقت والا۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان کو اپنی طاقت پر کتنا ناز تھا۔ واقعی ان کو اپنی طاقت پر بڑا مان تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ بھی ارشاد فرماتے ہیں:

لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (الفجر:8) ایسی طاقت ور قوم پھر شہروں میں پیدا نہیں کی گئی۔

وہ اتنی طاقت ور قوم تھی لیکن جب اللہ تعالیٰ نے ان پر ہوا کا عذاب بھیجا تو ان کو یوں الٹ دیا جیسے کھجور کے تنے بکھرے ہوئے پڑے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک اور مقام پر ارشاد فرماتے ہیں:

وَعَادًا وَّ ثَمُوْدَا۠ وَ اَصْحٰبَ الرَّسِّ وَ قُرُوْنًا ۢبَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ○ وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ

اَلْاَمْثَالَ ز وَكُلًّا تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا (الفرقان:39-38) اور عاد و ثمود کو اور کنوئیں والوں کو اور ان کے رمیان بہت سے جماعتوں کو۔ اور سب کو ہم بیان کر دیں مثالیں اور سب کو ہم نے غارت کر کے ہلاک کر دیا۔

دیکھو، کتنا شاہانہ کلام ہے...!!!اللہ اکبر

پھر ایک اور جگہ پر ارشاد فرماتے ہیں:

هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا (مریم:98) کیا تو آہٹ پاتا ہے ان میں سے کسی کی یا سنتا ہے ان کی بھنک۔

☆......اب بھی دنیا کی سب سے بڑی سائنسی پاور میں ہوا کے عذاب آتے ہیں۔ ان کا نام انہوں نے ٹارنیڈو رکھا ہوا ہے۔ یہ ٹارنیڈو کیا ہوتا ہے؟......ہوا کئی سو میل کے دائرے میں گھوم رہی ہوتی ہے اور اتنی سخت ہوتی ہے کہ مکانوں کی چھتوں کو بھی اڑا کے لے جاتی ہے......ایک مرتبہ امریکہ کی ایک ریاست ٹیکساس میں ٹارنیڈو آیا۔ اس کی طاقت تیس نائٹروجن بموں سے بھی زیادہ تھی۔ اس نے مکانوں کی چھتوں کو اڑا کر رکھ دیا، کاروں کو اٹھا کر سینکڑوں میل دور پھینک دیا اور یوں چند لمحوں میں خوبصورت آبادیاں ویرانوں اور کھنڈرات میں تبدیل ہو گئیں۔

ہم نے ٹارنیڈو آنے کے بعد ٹیکساس میں خود جا کر یہ مناظر دیکھے۔ وہاں ایک گھر کی ڈائننگ ٹیبل جس پر پندرہ سولہ افراد بیٹھ کر کھانا کھا سکتے تھے وہ درخت کی شاخ کے اوپر لٹکی ہوئی تھی۔ اتنی بڑی ٹیبل تو وزنی بھی بہت ہوتی ہے، اس کو تو دس بندے بھی آسانی سے نہیں اٹھا سکتے لیکن وہ ایک درخت پر اس طرح لٹک رہی تھی جیسے کسی بچے نے Candy (ٹافی) کو دور پھینک دیا ہو۔ اللہ اکبر.....!!!

اس ٹارنیڈو نے ایک کار کو ایک جگہ سے اٹھا کر تین سو کلو میٹر دور پھینک دیا۔ اس کا پتہ اس طرح چلا کہ

جب وہ ٹارنیڈو آیا تھا تو اس وقت سے دو منٹ پہلے کار والے کو ٹکٹ دی تھی جس کی وجہ سے اس کا نام کمپیوٹر میں آ گیا تھا۔ جب وہ چلا تو ٹھیک دو منٹ کے بعد وہ اس جگہ سے تین سو کلومیٹر دور تھا۔

جب یہ عاجز اس ریاست کے دورے پر جانے لگا تو مجھے دوستوں نے پہلے وہاں جانے کی ٹریننگ دی۔ وہ کہنے لگے، حضرت! اگر وہاں آپ کی موجودگی میں کبھی ٹارنیڈو آ جائے تو آپ کار میں سے نکل کر زمین پر لیٹ جانا، کیونکہ اگر کوئی چیز زمین کے ساتھ بالکل چپکی ہوئی ہو تو ہوا اس کو نہیں اٹھاتی، لیکن اگر اوپر ہو تو Vaccum (خلاء) ہونے کی وجہ سے اس کو ہوا کھینچتی ہے۔ اس طرح ایک ٹارنیڈو کے اندر کئی کئی بلین ڈالر کا نقصان ہو جاتا ہے۔

(۴) مٹی کی طاقت

کائنات کا چوتھا جزو مٹی ہے۔ زمین کو مٹی کہتے ہیں۔ اس کی اپنی طاقت ہے اور ابھی ہمیں اس کا اندازہ نہیں ہے۔ جب زلزلہ آتا ہے تو زمین میں تباہی مچ جاتی ہے۔ مثال کے طور پر......

☆......سولہویں صدی عیسوی میں چین کے صوبہ چنسی کے اندر ایک زلزلہ آیا تھا جس میں ایک دن میں آٹھ لاکھ آدمی ہلاک ہو گئے تھے۔

☆......۱۹۹۴ء میں میں نے کیلیفورنیا کا دورہ کیا۔ اس وقت اس ریاست کے شہر لاس اینجلس کے چوراہوں پر کئی کئی میٹر لمبے چوڑے Metallic Boards (لوہے کے بورڈ) دیکھے جن پر OH GOD (اے خدا!) لکھا ہوا تھا۔ جب چند جگہوں پر اس طرح لکھا دیکھا تو میں نے حیران ہو کر اپنے میزبان سے پوچھا، بھئی! OH GOD کا کیا مطلب ہے؟

وہ کہنے لگے، جناب! یہاں چند دن پہلے ۱۷ جنوری ۱۹۹۴ء کو رات چار بجے تاریخ کا عبرتناک زلزلہ آیا تھا۔ اس زلزلے کا Epi centre (مرکز) سطح زمین سے نو کلومیٹر (9km) نیچے تھا۔ انجینئرنگ کے نقطۂ

نظر سے اس زلزلے کی Default Probability one in ten thousand
(وقوع پذیر ہونے کی امید دس ہزار میں سے ایک تھی)
تھی۔ اس لئے زلزلے کی قبل از وقت اطلاع دینے والے آلات بھی خاموش رہے اور انجینئرز بھی مطمئن تھے کہ یہ زلزلہ کبھی نہیں آئے گا۔ لیکن جب وہ آ گیا تو سپر پاور کی ٹیکنالوجی ناکام ہو کر رہ گئی۔ وہ زلزلہ اتنا شدید تھا کہ خدا کی پناہ۔ زلزلے کا Amplitude (بڑھاؤ) سات سے زیادہ تھا۔ ۴۵ سیکنڈ کا وقت یوں لگتا تھا کہ کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اس وقت لوگ اپنے بستروں پر سوئے ہوئے تھے۔ ان کو اس وقت پتہ چلا جب وہ گیند کی طرح اچھل کر نیچے آ گرے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ اس زلزلے میں پرائیویٹ پراپرٹی کا نقصان کم ہوا اور سرکاری املاک کا نقصان زیادہ ہوا۔ حالانکہ انہوں نے ان عمارتوں کو ناقابلِ تسخیر ڈیزائن کے ساتھ بنایا تھا۔ مثال کے طور پر......
ہائی وے کے بڑے بڑے پل، انہوں نے ان کا اتنا Safety factor (سیفٹی فیکٹر) رکھا ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اب یہ ساری عمر کے لئے کافی ہیں۔ ہاسپٹل کی بلڈنگ، ہسپتالوں کو بھی امریکی قانون کے مطابق Long life (لانگ لائف) ڈیزائن پر تعمیر کیا جاتا ہے تاکہ بدترین صورتحال میں بھی ٹھیک رہیں۔ اگر کسی برے وقت میں ہسپتال کی بلڈنگ کو ہی نقصان پہنچ جائے تو Effected (متاثرہ) لوگوں کی دیکھ بھال کون کرے گا۔ اسی طرح پولیس اسٹیشن بھی (۱۰) Safety factor ten (سیفٹی فیکٹر ۱۰) کے تحت بنائے جاتے ہیں۔ جن کے گرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن قدرت کا کرنا یہ ہوا کہ یہ بلڈنگ سب سے پہلے گری۔ اس عاجز نے خود اپنی آنکھوں سے جا کر دیکھا۔

آپ یقین کریں کہ سب سے زیادہ نقصان انہی سرکاری عمارتوں کا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ دو دو میٹر چوڑے ستون تنکوں کی طرح ٹوٹے پڑے تھے۔ ہائی وے کے پل سوفٹ کی بلندی سے یوں نیچے جا

گرے جیسے بچہ Candy (ٹافی) کو دور پھینک دیتا ہے۔لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ زلزلے کے Epi Centre (مرکز) سے تقریباً پچیس فٹ کے فاصلے پر ایک مسجد تھی جو بالکل محفوظ رہی۔سبحان اللہ۔
اللہ کی شان دیکھئے کہ یہ سترہ جنوری کی وہی رات تھی جب سپر پاور نے بغداد کے مقدس مقامات پر بم گرائے تھے۔اس زلزلہ میں سرکاری نقصان کا اندازہ ۳۰ بلین ڈالرز لگایا گیا۔اتنی ہی رقم کویت کی جنگ میں امریکہ نے کمائی تھی۔اللہ تعالیٰ نے ایک ہی جھٹکے میں حساب برابر کر دیا۔
انہوں نے بتایا کہ زلزلہ کے آنے کے بعد ملک کے بڑے صاحب نے تقریر کی اور اظہارِ ہمدردی کرتے ہوئے کہنے لگا، ”مدر نیچر ہمارے ساتھ Co oprate (تعاون) نہیں کر رہی۔“
سائنسدانوں نے حکمرانوں سے کہا کہ تم اپنے پادریوں سے پوچھو کہ اگر کوئی نجات کا راستہ ہے تو ہمیں بتائیں۔انہوں نے پوچھا، وہ کیوں؟ سائنسدانوں نے جوب دیا، جناب! یہ زلزلہ تو تھوڑا سا آیا تھا، ابھی کیلیفورنیا میں آٹھ سے دس لائیو فالٹس موجود ہیں۔ ان میں سے ایک فالٹ بہت بڑے زلزلے کا ہے جسے ہم نے Big One (بگ ون) کا نام دیا ہے، یہ زلزلہ کسی وقت بھی آسکتا ہے۔اس کا Epi Center سطح زمین سے چند میٹر نیچے ہے لہٰذا نقصان کا اندیشہ بے حد وحساب ہے۔اگر یہ Big One (بگون) آگیا تو وہ کیلیفورنیا اور ہالی وڈ کے علاقے کو کاٹ کر سمندر کے اندر پھینک دے گا۔کیونکہ جو زلزلہ آیا ہے اس سے اس علاقے کے چاروں طرف ایک لکیر لگ گئی ہے۔وہاں سے زمین پھٹ چکی ہے اور اس کے اندر ایک سوراخ ہو چکا ہے اور وہ سوراخ نیچے تک نظر آتا ہے۔......میں نے کہا کہ میں آپ کی بات تسلیم کرتا ہوں لیکن میں خود بھی دیکھنا چاہوں گا۔وہ اللہ کا بندہ مجھے وہاں لے گیا اور میں نے اپنی آنکھوں سے زمین کے ٹکڑوں کو ایک دوسرے سے بالکل جدا دیکھا۔جہاں تک نیچے دیکھو نظر جا رہی ہے ،کتنی گہری ہے؟ اللہ جانے۔بس یوں سمجھو کہ چھوٹا سا جھٹکا لگا کر اس پورے ٹکڑے کو علیحدہ کر دیا گیا ہے

۔۔۔۔۔۔جب وہ بگ ون آئے گا تو یہ پورا ٹکڑا سمندر کے اندر چلا جائے گا۔
وہ کہنے لگے کہ یہ سن کر حکومت کو پریشانی ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے پادریوں سے پوچھا کہ اب کیا کریں؟ پادریوں نے کہا کہ خدا کو یاد کریں۔ انہوں نے پوچھا کہ خدا کو کیسے یاد کریں؟ تو پادریوں نے تجویز دی کہ حکومت بڑے بڑے چوراہوں پر اللہ کا نام موٹا موٹا لکھ کر لگائے تا کہ لوگ اللہ کو یاد کریں۔ لہٰذا حکومت نے بڑے بڑے چوراہوں پر OH GOD (اے خدا!) لکھوا دیا تا کہ ''بگ ون'' نہ آئے۔ سبحان اللہ۔
ہالی وڈ کا علاقہ فلمی اداکاروں اور ہم جنس پرستوں کی آبادی کا علاقہ ہے۔ جسے Sex centre of the world (دنیا کا جنسی مرکز) کہا جاتا ہے۔ اللہ کی شان کہ ہمارے ایک دوست نے اس عاجز کا پروگرام ہالی وڈ میں رکھوا دیا۔ جب وہ مجھے لے جا رہا تھا تو میں حیران تھا کہ وہ مجھے کہاں لے کر جا رہا ہے۔ میں سائن پڑھ کر اس سے پوچھتا کہ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟ وہ کہتا، حضرت! وہاں پروگرام رکھا ہوا ہے۔ اللہ کی شان کہ اللہ نے وہاں بھی دین کا کام لیا۔ وہاں بھی بیان کیا۔ میرا خیال ہے کہ آنے والوں میں سے ۸۰ فیصد لوگوں نے شراب پی ہوئی تھی۔ مگر الحمدللہ کہ ان میں سے پچاس آدمیوں نے بیعت توبہ کی۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے نسبت کا نور وہاں بھی پہنچا دیا۔
اسی زلزلے کی وجہ سے وہاں ایک ہندو کی عمارت بھی گری۔ وہ ہندو انڈیا سے امریکہ پہنچا اور وہیں انجینئر بنا۔ اس نے ریئل اسٹیٹ کا کام شروع کر دیا۔ بڑا روپیہ کمایا۔ تیس بلین ڈالرز اس کے اپنے تھے۔ اس کی پانچ منزلہ بلڈنگ تھی۔ جب زلزلہ آیا تو وہ عمارت زمین میں بیٹھ گئی۔ جو نیچے منزل تھی وہ بالکل آپس میں مل گئی۔۔۔۔۔۔ میں نے وہ عمارت گری ہوئی خود دیکھی۔۔۔۔۔۔ یہ وہ بندہ تھا کہ جب پیسہ ملا تو یہ اللہ کے وجود کا بھی انکار کر بیٹھا اور اپنا مذہب بھی چھوڑ کر دہریہ بن گیا۔ پیسے کے نشے نے اس کو ہر چیز بھلا کر رکھ دی۔

اس بلڈنگ کے نیچے آ کر جتنے لوگ مرے انہوں نے دعوے کر دیئے۔ اس کا ٹوٹل نکالا گیا تو تیس بلین ڈالرز بنا اور وہ اگلے دن فٹ پاتھ پر کھڑا تھا۔ امریکہ کے اخبارات میں اسکی اتنی بڑی بڑی تصویریں چھپیں کہ ایک آدمی نے جتنا کمایا ایک جھٹکے میں اس کا سب کچھ پرایا ہو گیا ......اس دنیا نے کتنے بادشاہوں کو بھیک مانگتے دیکھا اور کتنے غریبوں کے گھرانوں میں پیدا ہونے والوں کو تخت کی زینت بنتے دیکھا۔

تو بات چل رہی تھی کہ......

آگ کی اپنی مخلوق ور اپنی طاقت ہے۔

ہوا کی اپنی مخلوق اور اپنی طاقت ہے۔

پانی کی اپنی مخلوق اور اپنی طاقت ہے۔

زمین کی اپنی مخلوق اور اپنی طاقت ہے۔

جب اس طاقت کا اظہار ہوتا ہے تو پھر بندے کو یہ احساس ہوتا ہے کہ اس کی طاقت کتنی ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان چار اجزاء سے کائنات کو بنایا اس لئے پروردگار نے مؤذن کو حکم دیا کہ اے میرے بندے! تم میری مخلوق کو میرے گھر کی طرف بلاؤ اور کہو کہ آؤ اس پروردگار کی طرف......

اللہ اکبر......جس کی عظمت آگ اور اس کی مخلوق سے بھی زیادہ ہے۔

اللہ اکبر......جس کی عظمت ہوا اور اس کی مخلوق سے بھی زیادہ ہے۔

اللہ اکبر......جس کی عظمت پانی اور اس کی مخلوق سے بھی زیادہ ہے۔

اللہ اکبر......جس کی عظمت زمین اور اس کی مخلوق سے بھی زیادہ ہے۔

اس لئے جب مؤذن اللہ اکبر کہے تو فوراً احساس پیدا ہونا چاہیے کہ ہمیں کس پروردگار کی طرف بلایا جا رہا

ہے۔

پروردگار کی عظمت کا خیال:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ جب مؤذن کی اللہ اکبر سنتے تھے تو ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے۔ کسی نے پوچھا، حضرت! آپ اللہ اکبر سن کر بے اختیار کیوں رو پڑتے ہیں؟ فرمایا کہ مجھے اپنے پروردگار کی عظمت کا خیال آجاتا ہے۔ اس کی ہیبت میرے سامنے آجاتی ہے اور میں اس کی عظمت اور ہیبت کے استحضار کی وجہ سے روتا ہوں۔

لمحہ فکریہ:

اچھا، ایک بات بتائیے کہ اگر آپ کسی بندے کو پیغام بھجوائیں کہ میرے گھر آئیں اور وہ نہ آئے تو آپ کو غصہ آئے گا یا نہیں آئے گا؟ ضرور آئے گا۔ بعینہ اسی طرح جب اللہ رب العزت اللہ اکبر کے ذریعے اپنے بندوں کو اپنے گھر کی طرف بلوائیں اور بندے نہ جائیں تو اللہ تعالیٰ کو بھی جلال آئے گا یا نہیں آئے گا؟ یاد رکھیں کہ شیطان نے ایک سجدے سے انکار کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے دربار سے ہمیشہ کے لئے دھکا دے دیا، بے نمازی آدمی روزانہ چالیس سجدوں کا انکار کر رہا ہوتا ہے، اس کا کیا بنے گا؟ یہ تو پروردگار کی رحمت ہے کہ اس نے محبوب ﷺ کی دعاؤں کے صدقے ہم پر پھر بھی رحمتیں نازل کی ہوئی ہیں ورنہ تو حدیث پاک میں کہہ دیا گیا ہے کہ بے نمازی کا حشر قیامت کے دن فرعون، قارون اور ہامان کے ساتھ کیا جائے گا۔ اس لئے جب اذان کی آواز سنیں تو فوراً متوجہ ہو جائیں کہ ہمارے پروردگار کی طرف سے بلاوا آرہا ہے۔

اذان کا جواب:

نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اذان کی آواز سنے تو جیسے مؤذن اذان کہے ویسے ہی

ساتھ کہتا رہے، سوائے اس کے کہ جب وہ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو اس کے جواب میں ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی پڑھ لے تاکہ شیطان بھاگ جائے اور بندے کے لئے نماز کی طرف جانا آسان ہو جائے۔ اذان کا اس طرح جواب دینے پر اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

خواب میں اذان دینے کی مختلف تعبیریں:

☆......اگر کوئی آدمی خواب میں دیکھے کہ میں بے وقت اذان دے رہا ہوں تو ابن سیرینؒ نے اس کی تعبیر لکھی ہے کہ اس آدمی کو ذلت ملے گی کیونکہ اس نے بے وقت اذان دی۔

☆......ابن سیرینؒ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے کہا، حضرت! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں اذان دے رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا، تجھے عزت ملے گی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور آدمی آیا اور اس نے بھی کہا کہ حضرت! مجھے خواب آیا ہے کہ میں اذان دے رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا، تجھے ذلت ملے گی۔ اور ایسا ہی ہوا۔ لوگوں نے پوچھا، حضرت! یہ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا، قرآن مجید میں دو جگہ اذان کا لفظ ہے۔ ایک جگہ سیدنا ابراہیم علیہ السّلام کو حکم ہے کہ

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ (الحج: 27) اور میرے خلیل! لوگوں میں حج کے لئے اعلان کر دو۔

آواز لگانا آپ کا کام ہے اور لوگوں تک اس آواز کو پہنچانا میرا کام ہے۔ مجھے پہلے بندے میں نیکی نظر آتی تھی اس لئے میں نے اس آیت سے اس خواب کی تعبیر لی کہ اس کو سیدنا ابراہیم علیہ السّلام کی طرح عزت ملے گی اور دوسرے آدمی میں فسق کے آثار نظر آتے تھے اور قرآن مجید میں ایک جگہ پر ہے:

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ○ (یوسف: 70) پھر ایک ندا دینے والے نے ندا دی

کہ اے قافلے والو! تم چور ہے۔

اس لئے اس آیت سے میں نے یہ تعبیر لی کہ اس آدمی کو ذلت ملے گی۔

☆......اگر کوئی عورت خواب میں دیکھے کہ میں اذان دے رہی ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بیمار ہو گی، اس لئے کہ عورت کے لئے اذان دینا خلافِ شرع ہے۔ جب بغیر اجازت ایک کام کر رہی ہے تو وہ گویا فطرت سے ہٹ کر کر رہی ہے۔ اس لئے اس کا مطلب ہے کہ اسے صحت کی بجائے بیماری ملے گی۔

☆......ابنِ سیرینؒ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا، حضرت! میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں مردوں کے منہ پر اور عورتوں کے پوشیدہ اعضاء پر مہر لگا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ میں نے یہ عجیب سا خواب دیکھا ہے، اس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں، آپ مجھے اس کی تعبیر بتا دیں۔ ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ لگتا ہے کہ تم مؤذن ہو۔ اس نے کہا، جی ہاں، میں مؤذن ہوں۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ تم رمضان المبارک میں سحری کے وقت طلوعِ فجر سے پہلے ہی اذان دے دیتے ہو اور تمہاری اذان کی وجہ سے لوگوں کا کھانا پینا اور جماع کا معاملہ بند ہو جاتا ہے۔

ایک فقیہہ کا درجہ پانے والا لوہار:

ہمیں اذان کا احترام کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف پکارا جا رہا ہوتا ہے۔ اس کا ایک ادب یہ ہے کہ اذان سنتے ہی دنیا کے کاموں کو چھوڑ کر نماز کی تیاری کرنی چاہیے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس میں ایک لوہار (حداد) رہتا تھا۔ جب وہ فوت ہوا تو بعد میں اسے کسی محدث نے خواب میں دیکھا۔ اس نے پوچھا، سنائیے آگے کیا معاملہ پیش آیا؟ وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے

درجے میں رکھ دیا گیا ہے اور اب میں ان کے ساتھ رہ رہا ہوں۔ جس محدث نے یہ خواب دیکھا، وہ بڑے حیران ہوئے کہ یہ لوہار تو سارا دن لوہا کوٹتا تھا اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دین کا کام کرنے والے تھے اور مسئلہ خلق قرآن کے معاملے میں قربانیاں دینے والے اللہ کے ایک مقبول بندے تھے، اس لوہار کو ان کے برابر مرتبہ دے دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے دوسرے محدثین کو بتایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس کا کوئی نہ کوئی ایسا عمل ہے جو اللہ کے ہاں پسند آ گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اچھا، اس کے اہل خانہ سے پتہ کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس لوہار کی اہلیہ سے جا کر کہا کہ میں نے تمہارے خاوند کو خواب میں بڑے اچھے درجے میں دیکھا ہے، مجھے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا کوئی عمل پسند آ گیا ہے، آپ مجھے اس کا کوئی خاص عمل بتائیں۔ اس نے جواب دیا کہ وہ ایک عیال دار اور غریب آدمی تھا، وہ سارا دن بھٹّی میں لوہا کوٹتا رہتا تھا اور وقت پر نمازیں بھی پڑھتا تھا، اس کے علاوہ اس کی کوئی خاص عبادت نہیں ہوتی تھی۔ انہوں نے کہا، پھر بھی ذرا سوچ کر بتائیں۔ اس کی بیوی نے سوچ سوچ کر بتایا کہ مجھے اس کی زندگی میں دو باتیں نمایاں محسوس ہو رہی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس کے اندر نماز اور اذان کا اتنا ادب تھا کہ اگر لوہا کوٹتے ہوئے کبھی اس کا ہاتھ اوپر ہوتا اور ہاتھ میں ہتھوڑا ہوتا اور عین اسی لمحے اللہ اکبر کی آواز آتی تو وہ اس کو مارنے کی بجائے رکھ دیتا تھا کہ اب میرے مالک کے منادی نے پکارا ہے اور مجھے اب اس کے دربار میں حاضری دینی ہے...... اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ سارا دن محنت کر کے رات کو تھکا ہوا آتا تھا تو ہم میاں بیوی بچوں کے ساتھ اپنے گھر کی چھت پر سوتے تھے اور ہمارے پڑوس میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ساری رات اللہ کا قرآن پڑھتے ہوئے گزار دیتے تھے، یہ ان کی طرف دیکھتا اور حسرت سے ٹھنڈی سانس لیتا اور کہتا کہ میرے بچے زیادہ ہیں اور گھر میں کوئی اور بندہ ایسا نہیں ہے جو محنت کر سکے، مجھے ہی سارا

دن لوہا کوٹنا پڑتا ہے اور اس محنت کی وجہ سے میں اتنا تھک جاتا ہوں کہ اللہ کی عبادت نہیں کر سکتا، اگر میری پیٹھ ہلکی ہوتی تو میں بھی امام احمد بن حنبلؒ کی طرح قیام کرتا۔ وہ محدث یہ سن کر فرمانے لگے کہ اذان کے اس ادب اور دل میں نیکی کا یہ شوق رکھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا رتبہ عطا فرما دیا۔ سبحان اللہ۔

اس سے یہ پتہ چلا کہ اگر انسان کسی ایسے ماحول میں پھنس جائے کہ وہ نیکی نہ کر سکے تو کم از کم دل میں تڑپ ضرور رکھنی چاہیے کیونکہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ دل کی تڑپ پر بھی وہ نعمت اور اجر عطا فرما دیتے ہیں۔

ٹیلے کے برابر آٹا صدقہ کرنے کا اجر:

ایک مرتبہ بنی اسرائیل میں قحط پڑا۔ لوگ بھوک سے مرنے لگے۔ ایک آدمی شہر سے باہر نکلنے لگا تو اس نے اپنے سامنے ریت کا ایک بڑا ٹیلہ دیکھا جو پہاڑ کی طرح تھا۔ یہ دیکھ کر اس کے دل میں بات آئی کہ اگر میرے پاس اتنا آٹا ہوتا تو میں شہر کے سارے لوگوں میں تقسیم کر دیتا۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے کو اس وقت حکم دیا کہ جاؤ اور میرے بندے کے نامہء اعمال میں اتنا آٹا صدقہ کرنے کا اجر لکھ دو۔

اذان کا ادب بخشش کا سبب بن گیا:

زبیدہ خاتون اللہ تعالیٰ کی ایک نیک بندی تھی، وہ فوت ہوگئی۔ کسی نے اس کو خواب میں دیکھا کہ جنت میں سیر کر رہی ہے۔ اس نے پوچھا، زبیدہ! تیرے نیک عمل تو بہت زیادہ تھے، اسی وجہ سے تمہیں جنت کے رتبے ملے ہیں۔ وہ کہنے لگی نہیں۔ جن کاموں کو میں نیکیاں سمجھتی تھی ان کو تو اللہ رب العزت نے دیکھا ہی نہیں، ایک کام ایسا تھا جسے میں چھوٹا سا سمجھتی تھی، اللہ تعالیٰ کو وہ پسند آ گیا جس کی وجہ سے میری

بخشش ہوگئی۔اس نے کہا، وہ کون سا کام تھا؟ کہنے لگی، میری عادت تھی کہ جب بھی مسجد سے اذان کی آواز آتی تھی تو اللہ اکبر کی آواز سنتے ہی میں ادب کی وجہ سے اپنا دوپٹہ اپنے سر پر ٹھیک کر لیتی تھی، اللہ تعالیٰ نے اذان کے ادب کی وجہ سے میری مغفرت فرما دی۔

احادیث مبارکہ میں اذان کی فضیلت:

اب میں آپ کے سامنے چند احادیث مبارکہ بیان کرتا ہوں جن سے آپ کو اذان کی فضیلت کا پتہ چلے گا۔

☆......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین شخص جنت کے ٹیلوں پر ہوں گے۔

(۱) وہ غلام جس نے اللہ کا حق بھی ادا کیا اور اپنے آقا کا بھی۔

(۲) وہ شخص جس نے کسی قوم کی امامت کی اور لوگ اس کی امامت سے راضی رہے

(۳) وہ آدمی جس نے ہر رات دن میں پانچ نمازوں کی اذان دی۔(ترمذی)

☆......حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے خود سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن مؤذن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے۔(مسلم)

☆......حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مؤذن کی اذان کی آواز جتنی مسافت تک جن وانس یا کوئی اور چیز سنے گی قیامت کے دن اس کے لئے شہادت دے گی۔

☆......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ثواب کی امید سے سات برس تک اذان دی اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دی جاتی ہے۔(ترمذی)

☆......حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو باتیں ایسی ہیں

کہ جن کو رد نہیں کیا جاتا یا فرمایا کہ کم رد کیا جاتا ہے۔

(۱) اذان کے وقت کی دعا

(۲) جہاد کے وقت کی دعا جب لوگ باہم دست و گریبان ہوتے ہیں۔

☆...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اللہ کے محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مؤذن کی اذان سنو تو جو وہ کہتا ہے تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جو میرے لئے دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر میرے لئے وسیلہ طلب کرو۔ وسیلہ جنت کے اندر ایک خاص مقام ہے جس پر اللہ کے بندوں میں سے کسی ایک بندہ کو فائز کیا جائے گا اور میں امید کرتا ہوں کہ میں ہی وہ بندہ ہوں گا۔ پس جو میرے لئے وسیلہ ملنے کی دعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت لکھ دی جائے گی۔ (مسلم)

دعائے وسیلہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادِ

اے اللہ! اے اس دعوتِ کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک! تو محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما دے اور ان کو اس مقامِ محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

تنبیہ الغافلین میں لکھا ہے کہ

☆...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل

کیا ہے کہ مریض جب تک مرض کی حالت میں رہے اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوتا ہے، اس کے لئے ہر دن ستر شہیدوں کا عمل آسمان پر چڑھتا ہے پھر اگر اسے عافیت بخش دیں تو گناہوں سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور اگر اسی مرض میں موت واقع ہو جائے تو اسے بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

......مؤذن اللہ تعالیٰ کا دربان ہے جسے ہر اذان پر ہزار نبیوں کا ثواب ہوتا ہے۔

......امام اللہ تعالیٰ کا وزیر ہے جسے ہر نماز پر ہزار صدیق کا ثواب ملتا ہے۔

......عالم اللہ تعالیٰ کا وکیل اور نمائندہ ہے جسے قیامت میں ہر حدیث پر نور عطا ہوگا اور ہر حدیث کے بدلے اس کے لئے ہزار سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور

......علم سیکھنے والے مرد ہوں یا عورتیں، اللہ تعالیٰ کے خدام ہیں جن کی جزا جنت ہی ہو سکتی ہے۔

☆......حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں پانچ قسم کے لوگوں کے لئے جنت کا ضامن ہوں:

(۱) نیک عورت جو اپنے خاوند کی تابع فرمان ہو۔

(۲) وہ بیٹا جو اپنے والدین کا فرمانبردار ہو۔

(۳) وہ شخص جو مکہ کے راستے میں فوت ہو گیا ہو۔

(۴) وہ شخص جو اچھے اخلاق والا ہو۔

(۵) وہ شخص جو کسی مسجد میں نیکی سمجھ کر ثواب کی غرض سے اذان دیتا ہو۔

☆......اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شہر میں مؤذن زیادہ ہوتے ہیں

وہاں سردی کم پڑتی ہے۔

☆......فقیہہ ابو اللّیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ضحاکؒ نے فرمایا کہ جب حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان دیکھی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سکھائی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ چھت پر چڑھ کر اذان کہیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب اذان دینی شروع کی تو لوگوں نے مدینہ منورہ میں ایک شدید آواز محسوس کی۔ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے پوچھا، جانتے ہو کہ یہ آواز کیسی ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسولؐ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ تمہارے رب کے حکم سے آسمانوں کے دروازے عرش تک بلال کی اذان کے لئے کھولے گئے ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سوال کیا کہ کیا یہ خصوصیت صرف بلال رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یا تمام مؤذنوں کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا کہ تمام مؤذنوں کے لئے یہ خصوصیت ہے۔ پھر فرمایا کہ اذان دینے والوں کی روحیں شہداء کی روحوں کے ساتھ اکٹھی رہتی ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہ مؤذن کہاں ہیں تو یہ لوگ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر کھڑے ہو جائیں گے۔ سبحان اللہ۔

صحابہ کرامؓ کے دل میں اذان دینے کا شوق:

صحابہ کرامؓ کی زندگیوں پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں اذان دینے کا بہت شوق ہوتا تھا۔ مثال کے طور پر......

☆......سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میں مؤذن ہوتا تو فرض حج ادا کر لینے کے بعد کوئی حج یا عمرہ ادا نہ کرنے کی مجھے کوئی پروانہ ہوتی۔

☆......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے ایک بات کے سوا کسی بات کا افسوس نہیں کہ میں اس تمنا میں ہی رہا کہ نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے اپنے بیٹوں سیدنا حسن رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے لئے

مؤذن بننے کی درخواست کرلوں۔

☆......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اگر میں مؤذن ہوتا تو کسی جہاد میں شامل نہ ہونے کی کوئی پروانہ کرتا۔

☆......حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بھی فرماتے تھے کہ اگر میں مؤذن ہوتا تو جہاد نہ کرنے کی بھی مجھے کوئی پروانہ ہوتی۔

اذان کا ایک دلچسپ سفر:

اب میں آپ کو ایک دلچسپ بات بتاتا ہوں......

کرۂ ارض پر کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں اذان کی آواز بلند نہ ہو رہی ہو۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں مؤذن بیک وقت اللہ رب العزت کی توحید اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا پرچار کر رہے ہوتے ہیں۔

اگر دنیا کے نقشے پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلامی ممالک میں سے انڈونیشیا ایک ایسا ملک ہے جو کرۂ ارض کے عین مشرق میں واقع ہے۔ آبادی کے لحاظ سے یہ ایک گنجان آباد ملک ہے۔ اس کی آبادی اٹھارہ کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ اس ملک میں بے شمار جزیرے پائے جاتے ہیں جن میں سے سماٹرا، جاوا، سلیبز اور بورنیو بڑے بڑے جزیرے ہیں۔

☆...طلوعِ سحر سلیبز کے مشرق میں واقع جزائر میں ہوتی ہے۔ اسوقت وہاں صبح کے ساڑھے پانچ بج رہے ہوتے ہیں اور عین اس وقت ڈھاکہ میں رات کے دو بج رہے ہوتے ہیں۔ طلوعِ سحر کے ساتھ ہی انڈونیشیا کے انتہائی مشرقی جزیروں میں اذان شروع ہو جاتی ہے اور بیک وقت ہزاروں مؤذن توحید و رسالت کا اعلان کر رہے ہوتے ہیں۔ مشرقی جزائر سے یہ سلسلہ مغربی جزائر کی طرف بڑھتا ہے اور

ڈیڑھ گھنٹہ بعد جکارتہ میں اذان دینے کی باری آتی ہے۔ جکارتہ کے بعد یہ سلسلہ سماٹرا میں شروع ہو جاتا ہے اور سماٹرا کے مغربی قصبوں اور دیہاتوں میں اذانیں شروع ہونے سے پہلے ہی ملایا میں اذانوں کا جو سلسلہ شروع ہوتا ہے وہ ایک گھنٹہ بعد ڈھاکہ پہنچتا ہے۔ بنگلہ دیش میں ابھی اذانوں کے سلسلہ ختم نہیں ہوتا کہ کلکتہ سے سری نگر تک اذانیں گونجنے لگتی ہیں۔ دوسری جانب یہ سلسلہ کلکتہ سے ممبئی کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضا توحید و رسالت کے اعلان سے گونج اٹھتی ہے۔ سری نگر اور سیالکوٹ میں اذان فجر کا ایک ہی وقت ہے سیالکوٹ سے کوئٹہ، کراچی اور گوادر تک چالیس منٹ کا فرق ہے۔

اس دوران فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی رہتی ہے۔ پاکستان میں یہ سلسلہ ختم ہونے سے پہلے افغانستان اور مسقط میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ مسقط سے بغداد تک ایک گھنٹہ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اور اس عرصہ میں اذانیں سعودی عرب، یمن، متحدہ عرب امارات، کویت اور عراق میں گونجتی رہتی ہیں۔

بغداد سے اسکندریہ تک ایک گھنٹے کا فرق ہے۔ اس دوران سوڈان، شام، مصر اور صومالیہ میں اذانیں بلند ہوتی رہتی ہیں۔ اسکندریہ اور استنبول ایک ہی طول بلد پر واقع ہیں۔ مشرقی ترکی سے مغربی ترکی تک ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے۔ اس دوران ترکی میں توحید و رسالت کی صدا بلند ہوتی رہتی ہے۔ اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹے کا دورانیہ ہے۔ اس دوران میں شمالی افریقہ میں لیبیا اور تیونس میں اذانوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یوں فجر کی اذان جس کا آغاز انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے ہوا تھا ساڑھے نو گھنٹے کا سفر طے کر کے بحرِ اوقیانوس کے مشرقی کنارے تک پہنچ جاتی ہے۔

☆...... فجر کی اذان بحرِ اوقیانوس تک پہنچنے سے قبل ہی مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کی اذانوں کا سلسلہ شروع

ہو جاتا ہے۔

☆......ظہر کی اذانوں کا یہ سلسلہ ڈھاکہ میں شروع ہونے ہی لگتا ہے کہ مشرقی انڈونیشیا میں عصر کی اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں۔

☆......یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹے تک بمشکل جکارتہ پہنچتا ہے کہ انڈونیشیا کے مشرقی جزائر میں نمازِ مغرب کا وقت ہو جاتا ہے۔

☆......مغرب کی اذانیں سلیبز سے بمشکل سماٹرا تک پہنچتی ہیں کہ اتنے میں عشاء کا وقت ہو جاتا ہے اور مشرقی انڈونیشیا میں عشاء کی اذانیں بلند ہونا شروع ہو جاتی ہیں ......اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس وقت مغربی افریقہ میں ابھی فجر کی اذانیں گونج رہی ہوتی ہیں۔اس سے پتہ چلا کہ دنیا میں ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں اذان کی آواز بلند نہ ہو رہی ہو......سبحان اللہ! توحید و رسالت کی اس صدائے مسلسل سے اللہ رب العزت کا وہ فرمان بخوبی واضح ہو جاتا ہے جس میں نبی علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو خطاب کر کے فرمایا گیا ہے کہ

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (الانشراح:4) اور اے محبوب ﷺ! ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا ہے۔

مؤذنوں نے اذان کیا دی انہوں نے تو پوری دنیا کی فضا کو عظمتِ الٰہی اور رفعتِ مصطفیٰ ﷺ کی خوشبو سے معطّر کر دیا۔سبحان اللہ

عظمتِ الٰہی بیان کرنے کا ایک عجیب انداز:

شرف الدین یحیٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ نے عظمتِ الٰہی کے بارے میں ایک عجیب مضمون باندھا ہے۔وہ پڑھ کر بندے کو وجد آتا ہے۔آپ حضرات بھی ذرا سنئے تاکہ آپ کو پتہ چل جائے کہ جب انسان نماز

میں اللہ اکبر کہہ رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کی کیفیت کیا ہونی چاہیئے، یہ مضمون طبیعت پر ہر وقت مستحضر رہنا چاہیئے ......وہ فرماتے ہیں کہ اللہ اکبر کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے اور ایک مطلب یہ ہے کہ بڑائی صرف اللہ کے لئے ہے۔ دیکھو کہ ہمیں اللہ اکبر کے معانی بھی سمجھنے کی ضرورت ہے ورنہ ہم تو اب تک اللہ اکبر کے یہی معانی سمجھتے رہے کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ گویا ہم اوروں کو بھی بڑا سمجھتے رہے اور اللہ کو سب سے بڑا۔

وہ مزید فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت خالق و مالک ہے اور خالق و مالک کو بہت اختیار ہوتا ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کو بے علت لطف وقہر کا اختیار ہے۔

......اگر وہ چاہے تو خاک سے افلاک تک پہنچائے اور چاہے تو افلاک سے خاک پر لائے۔

......فضیل بن عیاض کو رہزنوں کے گروہ سے چنا اور ولیوں کا سردار بنایا اور بلعم باعور کو چار سو سال کی عبادت کے باوجود ولیوں کے گروہ سے نکال دیا۔

......خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بت پرستی سے نکال کر موحد بنا کر رکھ دیتے ہیں اور طاؤس الملائکہ عزازیل کو سات ہزار سال کی عبادت کے باوجود پٹخ کر رکھ دیتے ہیں۔

......وہ چاہے تو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو بت خانہ سے نکال کر صحابیت کی معراج عطا فرمائے اور چاہے تو عبداللہ بن ابی کو مسجد میں رکھ کر ذلیل بنائے۔

......وہ چاہے تو شقی کے دامن کے نیچے سے نبی کو پالے اور چاہے تو نبی کے دامن کے نیچے شقی کو پیدا کر دے۔

......وہ چاہے تو کتے کو ولیوں کی صفت میں داخل کر دے اور چاہے تو ولی کو کتوں کی مانند بنا دے۔

چشمِ عبرت کھولو۔۔۔۔

......آدم علیہ السّلام کی حسرت

......ابراہیم علیہ السّلام کی بے کامی

......نوح علیہ السّلام کی فریاد

......یعقوب علیہ السّلام کی مصیبت

......یوسف علیہ السّلام کی بے بسی

......زکریا علیہ السّلام کے سر پر چلتا ہوا آرا

......یحییٰ علیہ السّلام کی گردن پر تلوار اور

......سیدنا رسول اللہ ﷺ کا بے تاب ہو کر بار بار آسمان کی جانب دیکھنا

یہ سب اللہ رب العزت کی کبریائی کے جلوے ہیں۔

خلیل علیہ السّلام کو آذر کے گھر سے نکلتا دیکھو تو **يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ** (الروم:19) پڑھو اور کنعان کو نوح علیہ السّلام کے گھر سے نکلتا دیکھو تو **وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ** (الروم:19) پڑھو۔

کبھی لطف بے علت جوش میں آتا ہے تو **وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ** (الکھف:18) کہہ کر اس کا مرتبہ بڑھا دیتے ہیں اور کبھی قہر بے علت جوش میں آتا ہے تو معلّم الملکوت کا لباس اتار کر **وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ** (ص:78) کا داغ پیشانی پر لگا دیتے ہیں۔

اگر مہربانی کی نظر ڈالے تو سب عیب ہنر ہیں

لطف الٰہی کا جھونکا چلتا ہے تو مردود کو مقبول اور بنتے اور خاک کو کیمیا بنتے ہوئے دیر نہیں لگتی۔

یہ بات جہاں ڈرنے کی ہے وہاں امید افزاء بھی ہے۔ اگر معاملہ استحقاق پر ہوتا تو ہم کسی گنتی میں بھی نہ

آتے ، شکر ہے کہ علت کو درمیان سے اٹھا دیا، جہاں پاک لوگ امیدوار ہیں وہاں ہم جیسے ناپاک بھی امیدوار ہیں۔

کوئی کتنا ہی آلودہ کیوں نہ ہو......

وہ ساحران فرعون سے زیادہ آلودہ نہیں،

نہ ہی اصحاب کہف کے کتے سے گیا گزرا ہے،

نہ طور سینا کے پتھر سے زیادہ جامد ہے،

نہ استوانہء حنانہ سے زیادہ بے قیمت ہے،

وہ تو حبشہ سے غلام پکڑ کر لاتے ہیں اور اسے بھی عزیمت کا تاج پہنا دیتے ہیں......سبحان اللہ، سبحان اللہ ......!!! معلوم ہوا کہ چونکہ وہاں قابلیت کا معاملہ ہی نہیں اس لیے اگر ہم بھی اس کے در پر جھکیں گے تو ہم کھوٹے سکے بھی قبول ہو جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہماری ٹوٹی پھوٹی عبادتوں کو قبول فرمالیں۔ آمین ثم آمین

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ